لله الحمد العلی الکبیر والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی البشیر النذیر

این رسالہ موسومہ بہ

تحفۃ الزائرین

تالیف جناب جامع معقول و منقول مولوی قاضی عبید اللہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

برای نفع خاص و عام بہ اہتمام تمام حسب خواہش ناصر الدین محمد در مطبع محمدی مدراس در سنہ ۱۳۲۰ھ مزین و مطبوع اہل جہان گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد بندۂ گنہگار عبید اللہ بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما ولاسلافہما کہتا ہے کہ عالم علامہ سید یحیی بن سید میر حسینی خطیب مسجد حرام نے ایک رسالہ مشکات مصباح الدلیل فی عجایب مخلوقات الملک الجلیل کرکے زبان عربی مین تالیف فرمایا اوسمین کہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور حجر اسود وغیرہ کے متعلق بہی کچھہ احادیث بیان فرمایا سو عاصی نے حسب خواہش محبی ومشفقی معارف دستگاہ سید شاہ روشن علی صاحب قادری شطاری صبغۃ اللہی وفقہ اللہ لما یحب ویرضاہ ان احادیث کو اردو زبان مین ترجمہ کیا اور کوئی موقع تشریح طلب ہو تو دوسرے کتب معتبرہ سے اوسکی تحقیق بہی کیا وباللہ التوفیق روایت کی ہے طبرانی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رکہو تم اس حجر کو یعنے حجر اسود کو نیکی مین کیونکہ وہ قیامت کے روز شفاعت کرنیوالا ہے مقبول الشفاعۃ ہی اوسکو زبان اور دو ہونٹ رہینگے گواہی دیگا اوس شخص کے لئے جسنے اوسکو استلام

کیا بندہ عاصی کہتا ہے استلام کا معنی اپنا ہاتھ اوسپر پھیرکے ہاتھ کو بوسہ دینا منادی
سہلیہان مراد اس سے حجر اسود کو لمس کرنا خواہ بوسے سے ہو یا ہاتھ سے حاصل یہہ کہ جو شخص
حجر اسود کے نزدیک عمل صالح کیا یا اوسکو استلام کیا تو وہ قیامت کے روز اوسکی
شفاعت کریگا اور اوسپر گواہی دیگا واللہ اعلم روایت کئے ہین طبرانی اور حاکم نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فایدہ حاصل کرلو اس
بیت اللہ سے کیا واسطے وہ دو بار توت گیا ہے اور تیسرے بار اٹھا لیا جائیگا بندہ
عاصی کہتا ہے میرے والد امام العلما قاضی الملک بدر الدولہ نے قوت الارواح مین
لکھا ہے فایدہ لینے سے یہان مراد اوسکا طواف بہت کرنا اور حج کرنا اور عمرہ بجا لانا اور
وہان نمازین پڑہنا اسکے پاس اعتکاف بیٹہنا مسجد مین رہے تلک اوسکے طرف دیکھتے
رہنا بعضے شراح کہتے ہین دو بار توٹنے سے مراد وہ جو ایک بار نوح علیہ السلام کے
طوفان مین توٹا بعد ابراہیم علیہ السلام بنا گئے دوسرے بار جاہلیت مین توٹا سو قریش
بنا گئے تیسرے بار توٹیگا سو حبشی ذو السویقتین توڑیگا اٹھا لیا جانے سے اوسکی برکت
مرتفع ہونی مراد ہے لیکن اس قول پر ابن الزبیر کے ایام مین جو بنا ہوئی اس سے اشکال ہوتا
ہے اور احتمال ہے کہ توتنے سے ایسا توٹنا کہ جسکا کچھہ نام و نشان باقی نرہے مراد ہو کیونکہ
کعبے کو پہلے ملایکہ بنا گئے تھے سو وہ توٹ گیا اوسکے بعد آدم علیہ السلام بنائے سو طوفان
مین توتا پھر قیامت جب قریب پہونچیگی اور زمین مین کوئی اللہ بولنے والا نرہیگا اسوقت یعنی
جو ذو السویقتین ہے اوسکو توڑیگا تو اسوقت کعبہ مرتفع ہو جائیگا یعنے اوسکے قواعد جو نیچے ہین

پتال تلک ہین مرتفع ہوجائینگے وہ علامت قرب قیامت کی ہے واللہ اعلم
روایت کئے ہین ابو نعیم اور بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالی فخر کرتا ہے طواف کرنے والونسے یعنے فرشتونپر طواف
کرنیوالون کا فضل ظاہر کرتا ہے اور انکو معلوم کراتا ہے کہ یے لوگ اپنے نزدیک مرتبہ رکہنیوالے
ہین روایت کئے ہین طبرانی اور حاکم کتاب الکنی ہین اور ابن عساکر نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ہر دن اور رات مین
اس مسجد کے یعنی مکہ کی مسجد کے لوگونپر ایک سو بیس رحمت نازل کرتا ہے ساٹھ طواف
کرنیوالونکے واسطے اور چالیس نماز پڑہنے والونکے واسطے اور بیس دیکھنے والون کیواسطے
یعنے کعبہ طرف نظر کرنے والے کو روایت کئے ہین امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان
اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن اور مقام
دو یاقوت ہین جنت کے یاقوت سے اللہ تعالی ان دونون کے نور کو نکال لیا اگر انکے نور کو
نہین نکالتا تو یہ مشرق اور مغرب کے روشن کردیتے بندۂ عاصی کہتا ہے رکن سے
مراد حجر اسود اور مقام سے مراد مقام ابراہیم ہے معلوم کیجیے حجر اسود مشرق کیجانب
مین کعبہ کے دروازہ سے متصل جو رکن ہے یعنے کونا ہے اسمین لگا ہوا ہے اس رکن کو
رکن الاسود کہتے ہین حجر اسود سابق مین پتھر کامل تہا پہر ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ
کرنے شام سے فوج سنہ ۶۴ چونسٹھ مین آئی سو وہان منجنیق نصب کئے منجنیق کی آتش کعبے
کے پردونکو لگ کے کعبہ کا سقف جلگیا اسمین حجر الاسود بہی تین ٹکڑے ہوا بعد ابن الزبیر

اسکے ٹکڑون کو روپے مین جڑکے مضبوط کئے بعد اسکے پکڑ مین خلل آتے گیا تو دوسرے سلاطین بہی مضبوط کرتے آئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتہر کا ہے جس پر ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے قدمونکا نقش ہے کعبہ کو بنا کرتے وقت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اوسپر کہڑے ہوکے دیوارونکو بناتے تہے وہ پتہر ابراہیم علیہ السّلام کو لیکے جسقدر دیوار بلند ہوتی تہی اوپر اٹہتا تہا یہان تک دیوار کی بنا تمام ہوی اور اللہ تعالیٰ پتہر کو اتنا نرم کردیا کہ ابراہیم علیہ السّلام کے قدم اوسمین دہسے سو یہہ اونکا اثر قیامت تک باقی ہے بعضے کہتے ہین آپنے جب لوگونکو حج کیواسطے ندا کئے اوسپر کہڑا ہوکے ندا کئے سو آپکے قدمون کے نشان اوسپر اٹھ گئے واللہ اعلم روایت کئے ہین طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے سوار کو ہر قدم مین جو اسکی راحلہ کہتی ہے ستر نیکی ہین اور پیادہ چلنے والیکو ہر قدم مین سات سو نیکی ہین بندہ عاصی کہتا ہے اس سے بعضے ائمہ دلیل لیتے ہین کہ حج کیواسطے پیادہ پا جانا افضل ہے سوار ہوکے جانے سے امام نووی کہا صحیح مذہب پر حج کے واسطے پیادہ پا جانیسے سوار ہوکے جانا افضل ہے کیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکے حج کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا ثواب بڑہکے ہے ابن حجر کہا یہہ اختلاف اسوقت مین ہے اس شخص کو خضوع وخشوع اور حضور دل پیادہ چلنے مین اور سوار ہونیمین برابر رہے فتوی وغیرہ دینے کیواسطے اس شخص کا نود ہونا مطلوب نرہے اگر یے چیزین مطلوب ہو تو سوار ہونا یقیناً افضل ہے حج کا جو حکم ہے عمرہ کا بہی وہی حکم ہے بلکہ جس عبادت مین سفر کی احتیاج ہے ~~اسکو حج وعمرہ~~ ~~بہی ہی حکم ہے بلکہ جس عبادت مین سفر کی احتیاج ہے~~ اسکو حج وعمرہ کے ساتھہ لاحق کرنا

راحلہ سواری

بعید نہین واللہ اعلم روایت کی ہے امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود اور رکن یمانی کا مسح کرنا یعنے اسپر ہاتھ پھیرنا اتار دیتے ہین گناہونکو
بندۂ عاصی کہتا ہے رکن یمانی کعبہ کے ایک رکن یعنے کونے کا نام ہے جو حجر اسود کے دیکھتے
چوتھا رکن ہے اسکو رکن نبی جمع بھی کہتے ہین واللہ اعلم روایت کی ہین ابوداؤد اور حاکم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا طواف اور
صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اور جمرونکو رمی کرنا اللہ تعالیٰ کا ذکر قایم کرنے کیواسطے ہے
بندۂ عاصی کہتا ہے اس حدیث مین حث و ترغیب ہے کہ امور مذکورہ کیوقت اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت
کرنا روایت کئے ہین ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کا نام عتیق کرکے اسلئے رکھا گیا کہ اللہ عزوجل اسکو آزاد کیا جبابرہ سے
پس کوئی ظالم اوسپر کبھی غالب نہین ہوا بندۂ عاصی کہتا ہے عتیق کا معنیٰ آزاد ہے کعبہ
کو آزاد کرنے سے مراد اسکی حمایت کرنا ہے پھر کوئی ظالم پادشاہ اوسکی خرابی کا ارادہ کیا تو
اسکو جلد ہلاک کر ڈالا جیسا کہ ابرھہ کو گیا روایت کی ہے بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جگہ جو دھرے گیا زمین سے موضع بیت اللہ کا ہے پھر
دراز کئے گئی اس سے زمین اور پہیلا پہاڑ جسکو اللہ تعالیٰ روی زمین پر رکھا سو ابوقبیس ہے
بندۂ عاصی کہتا ہے ابوقبیس نام ہے ایک پہاڑ کا مکہ مین مشہور ہے مکہ جو دو پہاڑ کے بیچ مین
ہے اور ان دونون پہاڑون کو اخشبین کہتے ہین سو ابوقبیس انہین کا ایک اخشب ہے
وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ وہان آدم علیہ السلام مدفون ہین بعضے کہتے ہین حوا اور

شیث کی قبر بھی اسپر ہے کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر سرا ہونا ہوا جسنے کھاوے تو اوسکو
درد سر نہین ہوتا واللہ اعلم روایت کی ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیان رکن اور مقام کے ملتزم ہے وہان کوئی بیمار
دعا نہین کرے گا مگر چنگا ہو جائیگا بندہ عاصی کہتا ہے حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے
درمیان جو دیوار ہے اوسکو ملتزم کہتے ہین ملتزم کی اصل معنی چھاتی سے لگایا ہوا چونکہ دعا کے
وقت لوگ اس سے لپٹ جاتے ہین اپنی چھاتی وہان لگا کے دعا کرتے ہین اسلئے اوسکو
ملتزم کہے روایت کئے ہین امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو
کیا واسطے وے دونون فقر اور گناہونکو نفی کرتے ہین جیسا کیر یعنے ملش یا بہتا لوہے کے
اور سونے کے اور روپے کی میل کو دور کرتا ہے اور حج مبرور کو ثواب نہین مگر جنت
بندہ عاصی کہتا ہے متابعت کی معنی کام پیاپے کرنا اس سے مراد یہان ایک کو دوسرے
کے پیچھے ادا کرنا ایسا کہ دونون کے درمیان زمانہ کہ جسمین دوسرے کو ادا کرے متخلل نہ ہونا
اور احتمال ہے کہ اس سے عرف مین جسکو متابعت کہتے ہین ویسی متابعت مراد ہے حج مبرور
اصح پر وہ جو اسمین گناہ مخلوط نہ ہونا اور بعضون نے کہا مبرور کی معنی مقبول ہے اور حج کے
قبول ہونیکے نشانیون سے ہے کہ اول سے بہتر ہو کے پھرنا اور گناہون کے طرف عود
نکرنا واللہ اعلم روایت کئے ہین دارقطنی افراد مین اور طبرانی کبیر مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو

کیا واسطے اونکے درمیان متابعت کرنا عمر اور رزق کو زیادہ کرتے ہین اور گناہون کو
بنی آدم سے دور کرتے ہین جیسا کہ لوہے کے زنگ کو دور کرتا ہے روایت کی ہے عبدالرزاق
جامع مین عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے مرسل اور دیلمی مسند الفردوس مین عایشہ رضی اللہ
عنہا سے کہ حج کے بعد حج کرنا اور عمرہ پے درپے کرنا بری ہیچ کی موت کو اور فقر کے فاقہ کو دور
کرتا ہے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا حج کرو پیش ازین اس سے منع کئے جائیگے پس گویا کہ مین دیکھہ رہا ہون چھوٹے
کان والے پہنگڑے پاؤن کے حبشی طرف اسکے ہاتین سبّ ہے کعبے کو توڑتا ہے پتھر پتھر
بندہ عاصی کہتا ہے وہ حبشی قرب قیامت کیوقت کعبہ کو توڑیگا واللہ اعلم روایت
کی ہے طبرانی وسط مین عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج
کرو کیا واسطے حج گناہونکو دہوتا ہے جیسا میل کو پانی دہوتا ہے روایت کی ہے دیلمی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے سوار کو
ہر ایک قدم مین جو اسکا اونٹ رکہتا ہے ایک نیکی ہے روایت کی ہے دیلمی نے ابی امامہ
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والا ضمان مین اللہ تعالی کے
ہی جس حال مین کہ آنیوالا ہے اور پلٹنے والا ہے یعنی حج کو آتے وقت اور اپنے وطن کو جاتے
وقت اللہ تعالی کے حفظ مین رہتا ہے روایت کی ہے ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والا اور جہاد کرنے والا اللہ عزوجل
کے وفد مین اگر اسکو دعا کرین تو قبول کریگا اور مغفرت چاہین تو انکو مغفرت کریگا بندہ عاصی

کہتا ہے وفد چند لوگ کو کہتے ہیں جنکو ایک قوم یا ایک شہر والے حاکم کے پاس اپنا حال احوال
بولنے اور اپنے امور کا بند وبست کرنے کو روانہ کرتے ہین اور یہان اللہ کی جماعت
مراد ہے روایت کی ہے بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے وفد ہین اللہ عزوجل کے عطا کرتا ہے اسکو جو سوال کئے
اور قبول کرتا ہے انکیلئے جو دعا کئے اور جو خرچ کئے اسکا بدل دیتا ہے ایک درہم کو ہزار
ہزار یعنے دس لاکھ درہم روایت کی ہے بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے وفد ہین اللہ تعالی کے اگر
اسکو سوال کئے تو عطا کئے جاتے ہین اور اگر دعا کرین تو قبول کرتا ہے اور اگر خرچ کرین
تو انکو بدل دیتا ہے قسم ہے اسکی جسکے دست قدرت مین ابی القاسم کی جان ہے نہین
تکبیر کہا کوئی تکبیر کہنے والا بلند جگہہ پر اور نہ تلبیہ کہا کوئی تلبیہ کہنے والا بلندی پر مگر وہ چیز
جو اسکے روبرو ہے تلبیہ کہتا ہے اور تکبیر کہتا ہے جہان تک کہ نگاہ دوڑتی ہے روایت
کی ہے سمویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ
مین حج کرنا مضاعف کئے جاتا ہے اسمین نفقہ سات سو ضعف روایت کی ہے طبرانی
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام احمد نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کی جزا نہین مگر بہشت روایت کی ہے امام احمد نے
انس رضی اللہ عنہ سے اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت سے ہے روایت کی ہے سمویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت کے پتھرون سے ہے
کئے ہین امام احمد اور ابن عدی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حجر یعنے حجر اسود جنت سے ہی اور برف سے زیادہ سفید تہا یہان تک
کہ اہل شرک کے گناہان اسکو سیاہ کئے روایت کی ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت کے پتھرون سے ہی اسکے
سوای جنت سے زمین پر کوئی پتھر نہین اور پانی کے مانند سفید تہا اگر جاہلیت کی نجاست
اسکو نہین چہیتی تو اسکو کوئی آفت والا نہین چہیتا مگر چنگا ہوتا روایت کی ہے ابن خزیمہ
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود ایک سفید
یاقوت ہے جنت کے یاقوتون سے اسکو مشرکین کے گناہان سیاہ کئے قیامت کے روز
احد کے مثل اٹہائے جائیگا جو شخص کہ اسکو استلام کیا اور بوسہ دیا اہل دنیا سے اسکے لئے
گواہی دیگا روایت کئے ہین خطیب اور ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود یمین ہے اللہ تعالی کا زمین مین مصافحہ کرتا ہے اس سے
اپنے بندگون کو بندۂ عاصی کہتا ہے اس حدیث مین حجر اسود کو اللہ تعالی کا یمین کرکے
فرمائے وہ تشریف واکرام کے لئے ہی اور یہہ ان احادیث صفات سے ہی جن پر ایمان لانا
واجب ہے اور اس سے عضو جارحہ یعنے سیدہا ہاتہہ مراد نہین واللہ اعلم روایت کی
ہے دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے اور ازرقی نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے موقوف کہ
حجر اسود یمین ہے اللہ تعالی کا پہر جو شخص کہ مس کیا اسکو پس مقرر بیعت کیا اللہ عزوجل کو یہ اور نہایت

کی ہے ازرقی نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود
کے ساتھ آسمان سے فرشتہ اترا روایت کی ہے دارقطنی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیز عبادت سے ہین مصحف کو دیکھنا اور کعبہ کو
دیکھنا اور مان باپ کو دیکھنا اور زمزم کو دیکھنا اور وہ گناہان کو اتار دیتا ہے اور عالم کا منہہ
دیکھنا روایت کئے ہین ابو یعلی اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر چیز جو ڈالے اسکے طرف سواری کئے میری یہہ مسجد اور بیت عتیق ہے
روایت کی ہے زبیر بن بکار نے نسب مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بیت اللہ کی جگہہ نابود ہوگئی تہی سو ہود اور صالح علیہما السلام حج نہین کئے یہان
تک کہ اللہ عز وجل اسکو ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹہکان کیا بندہ عاصی کہتا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہود اور صالح علیہما السلام حج نہین کئے لیکن دوسرے حدیثون سے ثابت ہوا
ہے کہ وے بہی حج کئے ہین سہیلی روض مین اور محب الطبری اور انکا غیر کہے ہین اشبہ بصواب
وے دونون بہی حج کئے ہین علما کی ایک جماعت کہی ہے کہ سارے انبیا اور رسول حج کئے
ہین اور عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جب طوفان کا زمانہ آیا تو کعبہ اٹہائے گیا اور انبیا
علیہم السلام اسکو حج کرتے تہے اور اسکی جگہہ نہین جانتے تہے پہر ابراہیم علیہ السلام بنائے گئے
واللہ اعلم روایت کی ہے حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا رکن اور مقام دو یاقوت ہین جنت کے یاقوتون سے روایت کی ہے عقیلی نے
ضعفا مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یمانی ہے

یعنے رکنون مین عمدہ اور معظم رکن یمانی ہے روایت کئے ہین دیلمی اور بزار نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی کہانیوالے کو کہانا ہے
اور بیمار کو شفا ہے روایت کئے ہین امام احمد اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بیت اللہ مین داخل ہونا چاہتی ہو تو حجر مین نماز پڑھ کیونکہ وہ
بیت اللہ سے ایک قطعہ ہے لیکن تیری قوم جب کعبہ بنائے تو اسکو کم کردے پہر نکالدیے
بیت اللہ سے بندۂ عاصی کہتا ہے حجر حاء مہملہ کے کسرے اور سکے بعد جیم اور رائے مہملہ ہے
بیت اللہ کے دیوار کے باہر شام کی جہت آدہے دائرہ کی صورت پر ایک مدور احاطہ ہے
اس احاطہ کو حجر کہتے ہین حجر کا پورا قطعہ یا اس مین کی جگہہ بیت اللہ مین داخل ہے قریش نے
کعبے کو بناتے وقت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی بنا سے اسکو خارج کردئے اور اسکے گرد
ایک چہوٹی سی دیوار کا احاطہ ہے واللہ اعلم روایت کی ہے ابن ماجہ نے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کی نماز اپنے گہر مین ایک نماز کے برابر ہے اور اسکی
نماز قبیلہ مین پچیس نماز کے برابر ہے اور اسکی نماز جامع مسجد مین پانسو نماز کے برابر ہے اور اسکی
نماز مسجد الاقصی مین پانچ ہزار نماز کے برابر ہے اور نماز میری مسجد مین پچاس ہزار نماز کے برابر ہے
اور نماز مسجد الحرام مین لاکہ نماز کے برابر ہے بندۂ عاصی کہتا ہے مسجد الحرام سے کبہی فقط کعبہ کا
ارادہ کرتے ہین کبہی کعبہ اور اسکے گرد جو مسجد ہی دونون کا ارادہ کرتے ہین اور کبہی سارے
شہر مکہ کا ارادہ کرتے ہین اور کبہی مکہ اور تمام حرم کا ارادہ کرتے ہین اس حدیث مین مسجد الحرام سے
کیا ارادہ ہی سو اسمین اختلاف ہے امام نووی مجموع مین اور تہذیب الاسماء واللغات

مین کہا اس سے کعبہ اور اسکے گرد کی مسجد مراد ہے اسنوی کہاکہ وہی ظاہر ہے بعضے کہتے ہین
کعبہ مراد ہے بعضے کہتے ہین مسجد الحرام سے تمام حرم مراد ہے ماوردی اسیکو جزم کیا ہے اور امام
نووی نے اسکو ماوردی سے نقل کرکے اسکو مسلم رکہا ہے اور رملی شرح الایضاح مین اسیکو
اختیار کئی ہے اور ابن حجر کی میلان بہی اسیکے طرف ہے واللہ اعلم روایت کئے ہین امام
احمد اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
اور امام احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور مسلم نے بی بی
میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور امام احمد نے جبیر بن مطعم اور سعد اور ارقم رضی اللہ عنہم سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون
سے دوسرے مسجدونمین مگر مسجد حرام روایت کئے ہین امام احمد اور ابن ماجہ نے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد مین افضل
ہے ہزار نماز سے اسکے ماسوی مین مگر مسجد الحرام اور ایک نماز مسجد الحرام مین افضل ہے
لاکھ نماز سے اسکے ماسوی مین یعنے مسجد مدینہ کے سوائے بندۂ عاصی کہتا ہے امام نووی
نے شرح مسلم مین کہا مسجد الحرام اور مسجد المدینہ مین ثواب اس قدر مضاعف ہونا فرض
نماز کے ساتہہ مخصوص نہین بلکہ فرض اور نفل دونون کو شامل ہے واللہ اعلم روایت کئے ہین
امام احمد اور ابن حبان نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نماز سے دوسرے مسجدونمین
مگر مسجد الحرام اور ایک نماز مسجد الحرام مین افضل ہے سو نماز سے میری اس مسجد مین

روایت کی ہے بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک نماز مسجد الحرام مین لاکھ نماز ہین اور ایک نماز میری مسجد مین ہزار نماز ہین اور بیت
المقدس مین پانسو نماز ہین روایت کی ہے طبرانی نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسجد الحرام مین نماز لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری
مسجد مین ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس مین ایک نماز پانسو نماز کے
برابر ہے روایت کی ہے ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک نماز مسجد الحرام مین لاکھ نماز ہین اور ایک نماز میری مسجد مین دس
ہزار نماز ہین اور ایک نماز مسجد رباطات مین ہزار نماز ہین روایت کی ہے بیہقی نے جابر
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین دوسرے
مسجدون کے ہزار نماز سے افضل ہے مگر مسجد الحرام اور جمعہ کی نماز میری مسجد مین دوسرے
مسجدون کے ہزار جمعہ سے افضل ہے مگر مسجد الحرام اور ماہ رمضان میری اس مسجد مین
دوسرے مسجدون کے ہزار ماہ رمضان سے افضل ہے مگر مسجد الحرام روایت کی ہے
عبد الرزاق جامع مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
طواف کے سات چکر کہ جسمین بیہودہ کلام نہو ایک گردن یعنے باندی غلام آزاد
کرنیکے برابر ہے روایت کیے ہین ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف بیت اللہ کے
طواف کرنا نماز کے مثل ہے آگاہ رہو مقرر تم بات نہ کرین اسمین پھر کوئی شخص

اسمین بات کیا تو نیک بات کے سوائے کچھہ بات نکرے روایت کئے ہین طبرانی اور
ابو نعیم اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہے لیکن اللہ تعالی اسمین بات کرنیکو حلال کیا ہے پھر کوئی بات
کیا تو نیک بات کے سوائے نہ کرے روایت کی ہے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف نماز ہے کم کرو اسمین کلام روایت
کئے ہین خطیب اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اللہ تعالی زمین و آسمان کو پیدا
کیا تب سے رکن یمانی پر ایک فرشتہ موکل ہے پھر جب تم اسپر گذرو تو کہو ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی
الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کیونکہ وہ فرشتہ آمین آمین کہتا ہے روایت کی ہین امام احمد اور بخاری اور
ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہما سے اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور
ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ام معقل رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے وہب بن خنبش
رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رمضان مین ایک عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہوتا ہے روایت کی سمویہ نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان مین ایک عمرہ کرنا میرے
ساتھہ ایک حج کرنیکے مانند ہے بندہ عاصی کہتا ہے عمرہ کو حج کا معادل جو فرمائے سو
ثواب مین معادل ہے اس سے یہہ غرض نہین فرض حج اسکے کرنے سے ساقط
ہوتا ہے کیا واسطے سب کا اجماع ہے کہ عمرہ کرنا فرض حج کا بدل نہین ہوتا معلوم ہوا کہ اس
سے مقصود ثواب ہے ابن العربی مالکی کہا یہہ اللہ تعالی کے طرف سے فضل و نعمت

ہر عمرہ کے ساتھ رمضان منضم ہونیسے حج کا مرتبہ حاصل کیا واللہ اعلم روایت کئے ہین امام
احمد اور امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ سے دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہونکا جو انکے درمیان کرتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہین
مگر بہشت بندۂ عاصی کہتا ہے اس حدیث کا لفظ اگرچہ علی العموم گناہان عفو ہونے پر دلالت
کرتا ہے لیکن اکثر محققین اسکو گناہان صغایر سے خاص کئے ہین اور بعضے اسکو عموم پر حمل
کرتے ہین واللہ اعلم روایت کی ہے امام احمد نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہے انکا جو انکے درمیان
ہو گناہان اور خطایون سے اور حج مبرور کی جزا نہین مگر بہشت روایت کی ہے طبرانی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود برف سے
زیادہ سفید تہا گناہان بنی آدم کے اسکو سیاہ کئے روایت کی ہے بیہقی نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن کو استلام کرتے تو اسکو بوسہ
دیتے اور اپنے سید ہے رخسارۂ مبارک کو اسپر رکھتے روایت کی ہے حاکم نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو
حجر اسود اور رکن کو ہر طواف مین استلام کرتے تہے روایت کی ہے طبرانی نے حذیفہ بن
اسید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو فرماتے
اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّمَھَابَۃً روایت کی ہے

نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استلام نہین کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو روایت کی ہے بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حجر اسود کو جاہلیت کے نجاستان نہین چہوتے تو اسکو کوئی بیمار نہین چھوتا مگر شفا پاتا اور زمین پر اسکے سوائے کوئی چیز جنت سے نہین ہے روایت کئے ہین ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آینہ آویگا یہہ حجر یعنے حجر اسود قیامت کے روز اسکو دو آنکہہ رہینگے اس سے دیکھیگا اور زبان رہیگی جس سے بات کریگا گواہی دیگا اس شخص پر جو اسکو استلام کیا حق کے ساتھہ روایت کئے ہین امام احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس بیت اللہ کو لڑائی کرنے ایک لشکر قصد کریگا سو جب بیدا تلک پہونچیگے تو بیچین کے لوگ زمین مین خسف ہو جاینگے پہر اون مین کے اول پکارینگے آخر کو اسکے بعد وے سب خسف ہوجاوینگے کوئی باقی نہ رہیگا مگر شرید جو انسے خبر دیوے گا روایت کئے ہین امام احمد اور بخاری نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آینہ حج کیا جاوے گا یہہ بیت اللہ اور عمرہ لایا جاویگا یاجوج اور ماجوج نکلے بعد روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی جس چیز

کے لئے پئے اسکے لئے ہے یعنے جو مقصد بر آنیکے واسطے پئے تو وہ مقصد
بر آتا ہے روایت کئے ہین دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آب زمزم جس چیز کیواسطے پئے تو اسکے
واسطے ہے تو اگر شفا ہونیکے واسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو شفا دیگا اگر تو پناہ
کے واسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو پناہ دیگا اگر تیری تشنگی دفع ہونیکے واسطے پیگا تو
اللہ تعالیٰ تشنگی کو دفع کرے گا اگر سیر ہونے پیگا تو اللہ تعالیٰ تجکو اگھا کرے گا اور وہ
یعنے زمزم جبریل کا ہزمہ ہے یعنے ایڑی کا مارا ہے اور اسمٰعیل کا سقیا یعنے پانی کا حصہ ہے
بندہ عاصی کہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنی بی بی ہاجرہ اور فرزند اسمٰعیل علیہ السلام
کو مکہ مین چھوڑ کے چلا گئے تو وہان پانی نتہا ہاجرہ پاس مشک مین پانی جو تہا وہ سر گیا بعد
پانی کیواسطے صفا مروہ کے درمیان دوڑنے لگے آخر جبریل علیہ السلام نمود ہو کے
اپنی ایڑی زمین پر مارے سو پانی نمود ہوا بی بی ہاجرہ نے اندیشہ سے اسکے گرد مینڈ
باندہے بعد ایک مدت کے جرہم اس کنوین کو مونچہ دئے اسکا نام و نشان
باقی نرہا اسکے بعد عبد المطلب اسکو کہود ئے آجتک موجود ہے واللہ اعلم
روایت کی ہے حافظ المستغفری نے کتاب طب النبی مین جابر رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی جس چیز کے لئے
پئے اسکیلئے ہے جو شخص مرض کے لئے پیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو شفا دیگا یا
بہوک کیواسطے پیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو سیر کرنیگا یا حاجت کیواسطے پیگا تو اللہ

تعالیٰ اس حاجت کو روا کرے گا روایت کی ہے دیلمی نے بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی شفا ہے ہر بیماری سے بندہ
عاصی کہتا ہے زمزم کے پانی پینے مین اکثار کرنا مستحب ہے امام نووی نے مناسک
الایضاح مین لکھا ہے علما کی ایک جماعت اپنے مطالب جلیلہ کیواسطے زمزم کا پانی پیے
مین سو انکے مطالب برآئے پہر کسو نے مغفرت کیواسطے یا بیماری سے شفا حاصل
ہونیکے یا اور کسی حاجت کیواسطے زمزم کا پانی پیتا چاہا تو اسکو مستحب ہے قبلہ کے
مستقبل ہووے اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا نام لیوے یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم
بولے اسکے بعد کہے یا اللہ مجکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زمزم کا پانی جس چیز کے لئے پیجئے اسکے لئے ہے یا اللہ تو مجکو مغفرت کرنے کیواسطے
مین اسکو پیتا ہون سو مجکو بخش یا کہے یا اللہ میری بیماری سے مجکو شفا ہونیکے کے
واسطے مین اسکو پیتا ہون یا اللہ تعالیٰ تو مجکو شفا دے اور اسکے مانند جس مقصد
کیواسطے پیتا ہے اسکا ذکر کرے فاکہی کہا جو شخص اسکا پانی اپنے سر پر تین چلو ڈالا
تو اسکو ذلت نہین پہونچتی ضحاک بن مزاحم کہا اسکو سر پر ڈالنے سے درد سر
دفع ہو جاتا ہے اور زمزم کے کنوین مین جہانکنا انکہہ کو روشنی دیتا ہے المقری زین الدین
بن الشبا لکھا ہے زمین پر جتنے پانی ہین ان سبہون سے زمزم کا پانی طبا اور
شرعاً افضل ہے اور بو لا طب کے قانون سے مین امتحان کیا سو اسکو ایسا ہی
پایا الغرض آج تک اہل اسلام اسکو پیتے آئے کوئی شخص کو اس سے ضرر نہین ہوا

اندنون کسی ڈاکٹر نے اس سے وبا پھیلتی ہے کر کے جھوڑ رہا ہین پھیکدیا سو وہ فقط خباثت
کفر کے سبب سے ہے نعوذ باللہ من ذالك واللہ اعلم روایت کی ہے
بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے
والے کا اونٹ پاؤن نہین اٹھاتا ہے اور ہاتھ نہین رکھتا ہے مگر اللہ تعالی اس
شخص کے لئے اس سے ایک نیکی لکھتا ہے یا اس سے ایک گناہ محو کرتا ہے یا اسکو
ایک درجہ بلند کرتا ہے روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کے اندر گیا تو نیکی مین داخل
ہوا اور گناہ بخشے جاکے نکلا روایت کی ہے ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف سات چکر کیا اور دو رکعت
نماز پڑہا تو ایک گردن یعنے باندی غلام آزاد کئے مانند ہے روایت کی ہے ترمذی
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بیت اللہ کا طواف پچاس دفعہ کرے گا تو اپنے گناہون سے نکلجائیگا جیسا مان کے
پیٹ سے پیدا ہوا ہے بندۂ عاصی کہتا ہے اس حدیث مین پچاس دفعہ جو آیا سو
اس سے پچاس شوط یعنے پچاس چکر مراد نہین بلکہ اس سے پچاس اسبوع یعنے پچاس
کامل طواف مراد ہین محب الطبری نے اہل علم سے نقل کی ہے کہ ان پچاس طواف کو ایک
ہی وقت پے در پے لانا مراد نہین بلکہ اسکے صحیفۂ حسنات مین پچاس طواف ہونا کافی
ہے اگرچہ اسکی تمام عمر مین ہو واللہ اعلم روایت کی ہے ترمذی نے ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود بہشت سے اترا سو
دودہ سے زیادہ سفید تہا بنی آدم کے گناہان اسکو سیاہ کر دئے روایت
کی ہے ابو الشیخ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کعبہ کیطرف نظر کرنا عبادت ہے روایت کئے ہین امام احمد اور ضیاء نے
بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مین پیسا
خرچ کرنا فی سبیل اللہ یعنے جہاد مین پیسا خرچ کرنے کے مانند ہے سات سو ضعف
یعنے ایک درہم خرچ کئے تو سات سو درہم کا ثواب ہوتا ہے روایت
کئے ہین ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس جگہہ بہایا جاوے اشک یعنے حجر کے نزدیک روایت
کئے ہین امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر کجاوہ نہ باندہا جاوے یعنے مسافرت نہ کرے
مگر تین مسجد کے واسطے مسجد الحرام اور میری یہہ مسجد اور مسجد اقصی بندۂ عاصی
کہتا ہے کہ وہابیہ اس حدیث سے عوام کو دہوکا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ
قبور انبیا اور اولیا کی زیارت کے لئے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف
کی زیارت کے لئے سفر حرام ہے سو یہہ انکی ضلالت اور گمراہی ہے کیونکہ اس

حدیث سے مراد یہہ ہے کہ نماز کے لیئے ان تین مساجد کے سواے دوسری
کسی مسجد طرف سفر کرنا موجب فضیلت نہین کیونکہ تمام روی زمین کی مساجد فضیلت و
ثواب مین مساوی الرتبہ ہین بخلاف ان تینون مسجدون کے کہ ان مین نماز پڑہنا
ثواب عظیم ہے کیلئے کہ یہے انبیا کے بنائے ہوے ہین اس سبب سے ان مساجد کا
سفر افضل ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف کی زیارت کے لئے
سفر کرنے کی ممانعت نہین نکلتی بلکہ وہ اعظم قربات سے ہی کرکے سب علما کا اجماع
ہے واللہ اعلم روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین بسند ضعیف ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ کا کجاوہ نہ باندہا جاوے یعنی
مسافرت نہ کرے مگر تین مسجد کے واسطے مسجد الخیف اور مسجد الحرام اور میری مسجد
یعنی مسجد المدینہ بندہ عاصی کہتا ہے مسجد الخیف نام ہے ایک مسجد کا منیٰ مین اسکی
اور اسمین نماز پڑہنے کی فضیلت مین بہت سے آثار وارد ہین واللہ اعلم روایت
کئے ہین ابو یعلی اور حاکم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ بیت اللہ حج نہ کیا جاوے گا روایت
کی ہے سجزی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ رکن اور قرآن اٹہایا جایگا روایت کئے ہین
بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کعبہ کو ذو السویقین یعنی چہوٹے پنڈلیان کا یعنی ہینگڑے پاؤن کا

حبشی خراب کرے گا روایت کی ہے اصبہانی نے کتاب الترغیب مین جابر رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا تو کعبہ میری
قبر کے پاس آکے کہیگا السلام علیک مین کہونگا وعلیک السلام اے بیت اللہ
میرے بعد میری امت تیرے ساتھہ کیا کئے تو کہیگا میرے پاس جو آیا سو مین اسکو کافی
ہون اور اسکے لئے شفاعت کرونگا اور جو کوئی میرے نزدیک نہین آیا آپ اسکے
لئے کافی ہین اور اسکے شفیع ہو روایت کی ہے حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یعنے حجر اسود قیامت کے روز ابی قبیس
پہاڑ سے بڑا ہو کے آویگا او سکو زبان اور دو ہونٹ رہینگے منقول ہے وہب رضی اللہ
عنہ کہ توریت مین لکہا ہوا ہے کہ اللہ تعالی کعبہ کے طرف ستر ہزار فرشتون کو بہیجیگا سونے
کے زنجیرونکے ساتھہ کہ کعبہ کو کہینچکے محشر مین لادین پہر ایک فرشتہ کعبہ کو ندا کرے گا کہ اے
کعبۃ اللہ چل تو کعبہ کہیگا کہ میرا سوال عطا کئے گیا تو چلونگا اسکو کہا جائیگا سوال کر تو کہیگا
اے رب میرے ہمسایہ مین میرے اطراف جو مومنان دفن ہوے ہین مجکو انکا
شفیع کر تو کہا جاوے گا کہ تیرے سوالان عطا کئے گئے پہر اسکو کہینگے اے کعبۃ اللہ
چل تو کہیگا میرا سوال عطا کئے گیا تو چلونگا اسکو کہا جائیگا سوال کر تب کہیگا اے رب
تیرے گنہگار بندے جو دور کے راستون سے میرے پاس آئے ہین انکو اس فزع
اکبر سے امن دے پہر منادی ندا کریگا جو شخص کعبہ کو زیارت کیا ہے سو وہ علیحدہ ہو پہر
انکو اللہ تعالی کعبہ کے اطراف جمع کریگا انکے مونہہ سفید رہینگے پہر کہینگے اے کعبۃ اللہ چل تو

کہیگا لبیک اللّٰہم لبیک پہر اسکو زنجیرون سے کہینچکے محشر مین لاوینگے پہر اول جو حشر ہوگا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگے پہر کعبہ کہیگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجکو زیارت نہین کئے سو لوگ کی آپ شفاعت کروا مجکو جو زیارت کئے ہین سو دے میری شفاعت مین ہین روایت کی ہے نسفی رحمہ اللہ نے کہ ابراہیم علیہ السلام کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو بوڈہے اس بیت اللہ کا حج کرینگے سو مجکو انہین شفیع کرا اور اسمٰعیل علیہ السلام کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو جوانان اس بیت اللہ کا حج کرینگے سو مجکو انہین شفیع کرا اور اسحٰق علیہ السلام کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو کہول یعنے ادہیڑ لوگ اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکو انہین شفیع کرا اور بی بی سارہ کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو عورتان اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکو انہین شفیع کرا اور بی بی ہاجر کہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین جو غلامان باندیان اس بیت اللہ کا حج کرینگے مجکو انہین شفیع کرا اسلئے ہمکو ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر تشہد مین درود پڑہنے کا حکم ہوا ہے بندۂ عاصی کہتا ہے ابراہیم علیہ السلام پر درود پڑہنے مین علما اور بہی وجہ ذکر کئے ہین واللہ اعلم ۔ روایت کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن تر لوگون کا اللہ عزوجل کے پاس تین شخص ہین حرم مین الحاد کرنے والا اور اسلام مین جاہلیت کا طریقہ چاہنے والا اور طلب کرنے والا خون کو آدمی کے ناحق تا کہ بہائے خون کو اسکے بندہ عاصی کہتا ہے

لوگون سے مراد عصاۃ مومنین ہین اور الحاد سے مراد ٹیڑھی راہ کرنا و رہبرے اور
ممنوع کام کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے قبل کے زمانہ کو جاہلیت کہتے ہین اور
جاہلیت کا طریقہ چاہنے سے مراد کفار کے طریقہ کو رواج دینا اور انکے رسوم کرنا ہے خواہ یہود
ہو یا نصاری یا مشرکین واللہ اعلم روایت کی ہے ابوداؤد نے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرم مین اناج کی احتکار کرنا الحاد ہے روایت
کی ہے طبرانی وسط مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ
مین اناج کو احتکار کرنا الحاد ہے بندۂ عاصی کہتا ہے گرانی کے وقت بیچنے کے ارادہ سے
غلہ کو جمع کرکے رکھنے کو احتکار کہتے ہین پہر اناج کو احتکار کرنا کسی جگہ ہو حرام ہے کہ مین احتکار
کرنا حرمت کے ساتھ الحاد بظلم مین ہے جو جلد عقوبت ہونیکا سبب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم یعنے جو کوئی اسمین چاہے
ٹیڑھی راہ شرارت سے ہم اسے چکہا دین دکھ کی مار واللہ اعلم روایت کئے ہین امام احمد
اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالی فخر کرتا
ہے اپنے فرشتون کو عرفہ کی صبح کو اہل عرفہ سے کہتا ہے دیکہو میرے بندگون کو آئے
مجکو بکہرے پراکندہ بال گردآلود روایت کی ہے مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ابراہیم نے حرام کیا بیت اللہ کو اور امن بنایا اسکو اور
مین حرام کیا مدینہ کو درمیان دونو لابتین اسکے نہ اکہاڑا جاوے شاخان اسکے اور نہ
صید کیا جاوے شکار اسکا بندۂ عاصی کہتا ہے لابتین حرتین کو کہتے ہین حرہ کا تثنیہ ہے

حا کے فتح سے اور را کی فتح اور تشدید سے حرہ زمین کو کہتے ہین کہ جسمین سیاہ پتھر ہو یعنے پتھر گویا جلے ہوئے ہین یہہ حرم مدینہ منورہ کی چوڑائی کا حد ہے واللہ اعلم روایت کیے ہین امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مین ایک پتھر تہا مین مبعوث ہونے کے آگے مجہپر سلام کرتا تہا اب مین اس پتھر کو جانتا ہون روایت کی ہے طبرانی نے عبد الرحمن بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے مین اول شفاعت کرونگا سو اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طایف مین روایت کی ہے ازرقی نے تاریخ مکہ مین عثمان بن ساج سے کہا مجکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن اور قرآن اور نبی کو خواب مین دیکہنا اول اٹہا لیا جاوے گا بندہ عاصی کہتا ہے آخر زمانہ مین یہہ چیزان دنیا سے اٹہا لیا جاوینگے سو رکن سے مراد رکن یمانی ہے یا حجر اسود ہی سو اسمین علما کا اختلاف ہے مناوی کہا نبی سے مراد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا جنس نبی ہے دونون احتمال ہین واللہ اعلم روایت کی ہے بزار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رمضان مکہ مین افضل ہے ہزار رمضان سے غیر مکہ مین روایت کیے ہین ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ طرف نکلنے مین جلدی کرو کیونکہ تم سے کسی کو معلوم نہین کہ بیماری یا حاجت سے اپنے کو کیا عارض ہوتا ہے روایت کی ہے طبرانی نے معجم کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد الخیف مین ستر نبی کے قبر ہین روایت

کی ہے ابن عدی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مکہ ام القریٰ ہے اور مرو ام خراسان ہے بندہ عاصی کہتا ہے ام القریٰ کا معنی گانوُن
کی ماں مکہ کا یہہ نام ہوا کیا واسطے زمین کو یہین کے سو کہہ کے نیچے سے کئے بعضے کہتے
ہین سب گانوُن سے اسکی شان بڑی ہونے سے وہ نام ہوا بعضے کہتے ہین بادشاہ ہے
کا شہر سب گانوُن پر مقدم رہتا ہے اس گانوُن مین اللہ تعالیٰ کا گہر رہنے سے
سب گانوُن پر مقدم ہوا جیسی ماں بچون پر مقدم ہوتی ہے بعضے کہتے ہین قبلہ اس
گانوُن مین رہنے سے سب لوگ اسی کیطرف متوجہ ہونیکا قصد کرتے ہین اسلئے وہ نام
ہوا واللہ اعلم روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ اونٹان اتارنے کی جگہہ ہے اسکے منازل بیچا نجاوے
اور اسکے گہران کرایہ کو نہ دیا جاوے یعنے مکہ ادای مناسک کا موضع ہے کسی شخص سے
خاص نہین ہوتا بلکہ ہر شخص اس سے نفع لے سکتا ہے بندہ عاصی کہتا ہے ابن عمر اور
مجاہد اور عطا کا قول یہی ہے کہ مکہ کے گہرون کو بیچنا یا کرایہ کو دینا جایز نہین جو جا کے اترا
اسکے لئے وہ گہر مباح ہے ثوری اور امام ابو حنیفہ کا بہی یہی مذہب ہے سگل فقہا کہتے
ہین وے گہر لوگون کی ملک ہے بیع وشرا وغیرہ تصرفات اسمین جایز ہین امام شافعی کا یہی
مذہب ہے ابو یوسف بہی ایسا ہی کہتے ہین محمد بن الحسن سے مختلف روایت آئی ہے طرفین
کے دلایل کتب خلاف مین مذکور ہین واللہ اعلم روایت کئے ہین ابو داود اور نسائی نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وزن اہل مکہ کا وزن ہے

اور ماپ اہل مدینہ کا ماپ ہے بندہ عاصی کہتا ہے چونکہ ہر یک شہر مین وزن اور ماپ
مختلف ہیے اسلئے حق شرعی جو زکوۃ وغیرہ ہے اسمین وزن کیلئے مکہ معظمہ کا وزن اور
ماپ کیلئے مدینہ منورہ کا ماپ معتبر ہوا واللہ اعلم روایت کی ہے اصبہانی نے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دونون حرم یعنے حرم مکہ ومدینہ
کے درمیان مریگا تو اللہ تعالی اسکو قیامتمین آمنین مین حشر کریگا اور مین اسکو گواہ اور شفیع
ہوگا روایت کی ہے بیہقی نے حاطب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو احد الحرمین مین یعنے حرم مکہ یا مدینہ مین مریگا تو قیامت کے دن امنین مین اٹھیگا
روایت کی ہے اصبہانی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مکہ کی راہ مین مریگا جاتا ہوا یا پھرتا ہوا تو عرض اور حساب نہین
کیا جاویگا روایت کی ہے طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص احد الحرمین مین مریگا تو میری شفاعت کا مستوجب
ہوگا اور قیامت کے روز آمنین سے ہوگا روایت کی ہے امام احمد نے عمر رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب اہل مکہ اس سے نکلینگے
پھر اسمین داخل نہوگے مگر تہوڑے اسکے بعد پھر لوگ سے بھر جاویگا اور گھران بنائے
جاوینگے پھر لوگ اس سے نکلجاوینگے اور اسکے طرف کبھی رجوع نہ کرینگے روایت
کی ہے بخاری نے ابی شریح العدوی رضی اللہ عنہ سے اسنے عمرو بن سعید کو کہا جس
حالمین کہ وہ لشکر مکہ کیطرف بہیجتا رہا تہا ای امیر مجھے حکم دو تو مین نے تجکو ایک بات کرون

جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز کہڑے ہوکر
تقریر کی ہے میرے کانون نے اسکو سنا ہے اور میرے دلنے اسکو یاد رکھا ہے اور
جب حضرت نے یہہ کلام کی میرے آنکھون نے آپ کو دیکہا ہے مقرر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حمد کئے اور اسکی ثنا کئے پہر فرمائے بیشک مکہ کو اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا ہے اور لوگون نے اسکو حرام نہین کیا پس کسی مرد کو جو اللہ تعالیٰ پر اور
پچہلے دن پر ایمان رکہتا ہو حلال نہین کہ اسمین کسیکا خون کرے اور نہ اسمین
جہاڑ کاٹے پس اگر کوئی رخصت مانگی سلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین
جنگ کیا ہے تو اسکو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیواسطے حکم دیا ہے اور تمہارے
لئے حکم نہین دیا اور میرے لئے بہی دن کی ایک گہڑی کا حکم دیا ہے پہر اسکی حرمت آجکے
روز گذشتہ دن کے حرمت کے مانند ہوگئی اور چاہئے کہ حاضر غائب کو پہونچائے پہر
ابی شریح سے کسینے پوچہا کہ عمرو نے اسکے جواب مین کیا کہا تو کہے مجکو کہا ای ابا شریح
اسکو مین تجہہ سے زیادہ جانتا ہون کہ مکہ بے فرمان کو پناہ نہین دیتا اور نہ خون کرکے
بہاگنے والے کو اور نہ فساد کرکے بہاگنے والے کو بندۂ عاصی کہتا ہے کہ عمرو بن سعید یزید
کے طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تہا جب عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما یزید کی بیعت نہین
کرکے مکہ کو آئے تو انکے جنگ کے واسطے مدینہ سے لشکر بہیجتا تہا اسکو ابی شریح رضی اللہ
عنہ پند و نصیحت کئے تا کہ لشکر روانہ کرنے سے باز آوے اور مکہ کی حرمت نہ توڑے سنے
سوا سنے انکی پند نہ مانی اور اپنے امر قبیح کو فعل مستحسن سمجہکے عبد اللہ بن الزبیر کو ظالم تصور

کیا اور کہا کہ گنہگار کو پناہ نہیں دیتا حالانکہ ابن الزبیر حق پر تھے واللہ اعلم روایت
کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر
اللہ تعالیٰ حرام کیا مکہ کو پس حلال نہیں کیا میرے آگے کسیکو اور نہ حلال کیا میرے بعد کسیکو
اور میرے تئیں بھی حلال نہوا مگر دن کی ایک ساعت اسکا کچا گھانس قطع نہ کرے اور اسکا جھاڑ
نہ کاٹے اور نہ ہشکارے شکار اسکا اور نہ اٹھاوے کسی کی پڑگئی سو چیز کو مگر تعریف
کرنے والے کو یعنے اٹھائی ہوی چیز کے مالک کو ہمیشہ دریافت کرتا ہے تب عباس کہے
یا رسول اللہ مگر اذخر ہمارے سناران اور قبور کے واسطے ہی فرمائے مگر اذخر کہ اسکا لینا جائز
ہے بندۂ عاصی کہتا ہے اذخر ہمزہ کی کسر اور ذال معجمہ کی سکون اور خا معجمہ کے کسر سے اخیر
میں را مہملہ ہے ایک قسم کا گھانس ہے فارسی میں اسکو گور گیاہ اور کاہ مکہ کہتے ہیں ہندی میں
گنجنی کہتے ہیں واللہ اعلم روایت کی ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا ہجرت نہیں ہے ولیکن جہاد
اور نیت ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لئے یعنے حکم کرے امام جہاد کے لئے
نکلنے کا پس نکلو اس شہر کو اللہ تعالیٰ حرام کیا جس روز کہ پیدا کیا آسمانان اور زمین کو
اور وہ اللہ تعالیٰ کے حرمت سے حرام ہے قیامت تک اور وہاں جنگ کرنا کسیکو میرے
قبل حلال نہوا اور میرے تئیں بھی حلال نہوا مگر دن کی ایک ساعت سو وہ حرام ہے اللہ
تعالیٰ کی حرمت سے قیامت تک نہ قطع کرے وہاں کے کانٹے اور نہ ہشکارے وہاں کے
شکار کو اور نہ اٹھاوے وہاں سے پڑی چیز مگر جن نے اسکی تعریف کرتا ہے یعنے اٹھائی

ہوی چیز کے مالک کو ہمیشہ دریافت کرتا رہے اور اسکا کچا گھانس قطع نکرے تب عباس
رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ مگر اذخر کہ وہ انکے لوہاروں اور گھروں کے واسطے ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ہتھیار لیکے نکلنا مکہ مین حلال نہین بندہ عاصی کہتا ہے امام نووی نے
مناسک الایضاح مین لکھا ہے مکہ مین بغیر حاجت کے ہتیار لیکے نکلنا مکروہ ہے شیخ ابن علان نے
کہا یہہ کراہت تنزیہی ہے واللہ اعلم روایت کی ہے امام احمد نے عبد اللہ بن عدی بن الحمرا
الزہری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا سوق مکہ یعنے مکہ کے بازار
مین حزورہ کے پاس کھڑے تھے سو مکہ کو فرماتے تھے واللہ تو مقرر اللہ کی بہتر زمین ہے
اور اللہ کے پاس اللہ کی دوستر زمین ہے اگر تیرے سے مجکو نہ نکالتے تو نہ نکلتا بندہ
عاصی کہتا ہے حزورہ حاء مہملہ اور زاء معجمہ سے واو کے بعد راء مہملہ ہے قسورہ کے وزن پر
بعضے محدثین زای معجمہ کی فتح اور واو کی تشدید سے کہتے ہین دارقطنی کہا کہ وہ خطا ہے
لیکن ابن السراج دونون وجہ سے روایت کی ہے حزورہ چھوٹے ٹیلہ کو کہتے ہین یہہ
ٹیلہ اسفل مکہ مین سوق الحناطین کے پاس تھا مسجد الحرام کے مینارہ کے نزدیک جو اجیاد کے
پاس ہے معلوم کیجئے اس حدیث سے دلیل لیکے اکثر علما کہتے ہین کہ تمام زمینون مین مکہ
افضل ہے امام مالک اور ایک جماعت کہی ہے کہ مدینہ منورہ افضل ہے انکے دلایل دوسرے
احادیث مین ہین میرے والد امام العلما قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نے قوت الارواح مین لکھا
ہے مکہ اور مدینہ کی فضیلت مین اختلاف جو ہے کعبہ کے سواے باقی حرم مین ہے نفس
کعبہ مدینہ سے بالاتفاق افضل ہے کعبہ جو افضل ہے سو قبر شریف کے جگہہ کے سواے دوسرے

جگہوں سے ہی جسجگہہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاے شریف منضم ہیں وہ کعبہ سے
بہی افضل ہے ابن عساکر اور قاضی ابوالولید الباجی اور قاضی عیاض وغیرہ اس پر
علما کا اجماع نقل کئے ہیں بلکہ تاج الدین سبکی نے ابن خلیل حنبلی سے نقل
کئی ہے کہ اعضاء شریف کی جگہہ عرش سے بہی افضل ہے واللہ اعلم
وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
الحمد للہ ہمکو اس رسالہ کے تالف سے ۲۷ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۱۹ ہجری مین فراغت ہوی کتبہ عبید اللہ
بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما آمین

سنہ ۱۳۲۰ھ

تمام

تمت

قطعۂ تاریخ اختتام رسالۂ ہذا از جناب محمد سعد الدین صاحب سعد مالک گلدستۂ
ابر رحمت فرزند محمد صبغۃ اللہ صاحب مرحوم و مغفور

شرف یاب ہوا ایک نسخہ جو لکہا	عبید اللہ علامۂ بے بدل نے
لکہہ عمدہ حرم کے فضایل سن اسکا ۱۳ ۱۹	کہا ہاتف غیب یون سعد دین سے

آغا کا — کتبہ محمد عبد الرحیم فولاد قلم